72303 ـ شہید کا کفن

سوال

شہید کو کفن کیسے پہنایا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سنت یہی ہے کہ شہید کو اسی لباس میں دفن کیا جائے جس میں اس نے شہادت پائی ہے.

دیکھیں: بدائع الصنائع (2 / 368) مواہب الجلیل (2 / 294) المجموع (5 / 229) المغنی ابن قدامہ (3 / 471).

اس سلسلے میں کئی ایک احادیث وارد ہیں:

1 ـ امام احمد رحمہ نے حدیث بیان کی ہے کہ غزوہ احد والے روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" انہیں ان کے لباس میں ہی لپیٹ دو "

مسند احمد حدیث نمبر (33144) علامہ البانی رحمہ اللہ تلخیص احکام الجنائز صفحہ نمبر (36) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك شخص کو سینے میں، یا اس کے حلق میں تیر لگ گیا تو وہ مر گیا تو اسے اسی لباس میں دفن کر دیا گیا جس طرح تھا، راوی کہتے ہیں اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3133) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور حافظ بن حجر رحمہ اللہ نے " التلخیص " (2 / 118) میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح اور مسلم کی شرط پر ہے.

3 ـ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" جب احد والے دن مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو انہوں نے صرف ایك چٹائی چھوڑی، جب ہم اس سے

ان کے سر کو ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہوجاتے، اور جب اس سے ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان کا سر باہر نکل آتا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرمانے لگے:

" اس سے اس کا سر ڈھانپ دو، اور اس کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4047) صحیح مسلم حدیث نمبر (940).

فقھاء کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم " شھداء کو ان کے لباس میں ہی دفن کر دو " کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا یہ حکم استحباب اور اولیت اور اعلی کے اعتبار سے ہے یا کہ وجوب کے اعتبار سے ؟

اس میں فقھاء کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

یہ حکم بطور استحباب ہے، شافعیہ کا قول یہی ہے اور بعض حنابلہ بھی اس کے قائل ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" پھر اسے اختیار ہے کہ اگر چاہے تو وہ اسی لباس میں اسے دفن کر دے، اور اگر چاہے تو اسے اتار کر دوسرے کفن میں دفن کرے، اور اس کا ترک کرنا افضل ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 229).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور یہ حتمی حکم نہیں، لیکن اولی اور بہتر ہے، اور ولی کو حق حاصل ہے کہ اس کا لباس اتار لے اور اس کے علاوہ کسی اور کپڑے میں کفن پہنائے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 471).

اس کے عدم وجوب پر مسند احمد کی درج ذیل روایت سے استدلال کیا ہے:

زبیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ماں صفیہ (جو کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں) احد والے دن دو کپڑے لائیں اور کہنے لگیں: مجھے پتہ چلا تھا کہ میرا بھائی حمزہ شہید ہو گیا ہے تو میں یہ دو کپڑے لائی ہوں تا کہ اسے کفن دیا جائے, راوی کہتے ہیں: ہم وہ دو کپڑے لائے تا کہ حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو ان میں کفن دیں تو

حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پہلو میں ایک انصاری شخص مقتول پڑا تھا جس کے ساتھ بھی وہی کچھ کیا گیا تھا جو حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا گیا.

راوی کہتے ہیں: ہمیں حیاء اور شرم نے آگھیرا کہ انصاری شخص کا کوئی کفن نہیں اور ہم حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیں تو ہم نے کہا کہ ایک کپڑا حمزہ رضی اللہ عنہ کو اور ایک کپڑا انصاری کو تو ہم نے ان دونوں کپڑوں کو دیکھا تو ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا لہذا ہم نے ان دونوں کے درمیان قرعہ اندازی کی اور جس کے نام جو کپڑا نکلا اس میں اسے کفن دے دیا "

مسند احمد حدیث نمبر (1421) علامہ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز صفحہ نمبر (62) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے.

دوسرا قول:

یہاں امر وجوب کے لیے ہے، مالکی، اور حنابلہ کا مسلک یہی ہے، اور ابن قیم اور شوکانی رحمہ اللہ نے اسے ہی اختیار کیا ہے.

المرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مذہب میں صحیح یہی ہے کہ شہید کو انہي کپڑوں میں دفن کرنا واجب ہے جس میں وہ شہید ہوا ہو"

دیکھیں: الانصاف (6 / 94).

اور امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس کا ولی اس پر جو کچھ ہے اس سے زیادہ کرنا چاہے حالانکہ کفن میں جو کفائت کرتا ہے وہ تو حاصل ہو چکا ہے، تو اسے زیادہ کرنے کا حق نہیں، اور اس پر کوئی چیز زائد نہ کرے " انتہی.

دیکھیں: مواہب الجلیل (2 / 294).

اور امام شوکانی رحمہ اللہ " نیل الاوطار " میں کہتے ہیں:

" اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ شہید کو اسی لباس میں دفن کرنے کا حکم جس میں وہ شہید ہوا تھا وجوب کے لیے ہے " انتہی.

دیکھیں: نیل الاوطار (4 / 50).

انہوں نے حمزہ رضی اللہ والی حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ: انہیں ایک اور کفن میں کفنایا گیا تھا، کیونکہ کفار نے ان کا مثلہ کر کے ان کا ناک کان وغیرہ کاٹ دیے تھے، اور ان کا پیٹ بھی پھاڑ کر کلیجہ نکال لیا اور ان کے کپڑے لے گئے تھے اس لیے انہیں دوسرے کفن میں کفن دیا گیا.

یہ قول ابن قیم کا ہے، دیکھیں: زاد المعاد (3 / 217).

ابن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جسے دشمن بے لباس کر دے اسے کفن نہ پہنانے میں کوئی رخصت نہیں، بلکہ اسے کفن پہنانا لازم ہے، احد والے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں دو دو آدمیوں کو کفن دیا تھا " انتہی.

ماخوذ از: مواھب الجلیل (2 / 294).

مسئلہ:

کیا شہید نے جو لوہے کی درعہ اور اسلحہ اور فرو اور موزے اور ٹوپی اور خود وغیرہ پہن رکھا ہو اسے بھی اتارا جائیگا ؟

لوہے اور اسلحہ کے متعلق تو علماء کرام متفق ہیں کہ اسے اتار لیا جائیگا.

ابن القاسم " المدونۃ " میں کہتے ہیں: اس کی درعہ، تلوار، اور سارا اسلحہ اتار لیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: مواھب الجلیل (2 / 294).

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ لوہا، اور چمڑا اس سے اتار لیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 229).

نووی رحمہ اللہ کے قول " چمڑا " سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس سے مراد اسلحہ اور آلات حرب ہیں، کیونکہ انہوں نے فرو اور موزے کے متعلق ایک سطر قبل اختلاف بیان کر چکے ہیں، تو اس چمڑے سے مراد یہاں اسلحہ مثلا جعبہ اور تھیلا جس کے ساتھ تلوار لٹکائی جاتی ہے، یا جس میں تیر ہوتے ہیں، اور اس طرح کی دوسری اشیاء مراد ہیں.

اس کا استدلال انہوں نے درج ذیل دلائل سے کیا ہے:

1 ـ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں شہید ہونے والوں کا لوہا اور چمڑا اتارنے کا حکم دیا تھا، اور یہ حکم دیا کہ انہیں ان کے خون اور لباس سمیت ہی دفن کیا جائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3134)، لیکن اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے " التلخیص (2 / 118) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف ابو داود میں ضعیف قرار دیا ہے.

2 ـ لیکن اس ضعیف حدیث کو درج ذیل حدیث مستغنی کر دیتی ہے:

رسول کریم صلی ا للہ علیہ وسلم نے احد والے دن فرمایا:

" اپنے ساتھیوں کو ان کے کپڑوں میں ہی ڈھانپ دو "

مسند احمد حدیث نمبر (33144) علامہ البانی رحمہ اللہ نے تلخیص احکام الجنائز صفحہ (36) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لوہا اور اسلحہ کپڑوں میں شامل نہیں ہوتے اس لیے وہ اس حدیث کے تحت داخل ہونگے.

مزید دیکھیں: بدائع الصنائع (2 / 368) المغنی ابن قدامہ (3 / 471).

رہی فرو، موزے، اور ٹوپی اور کمر میں باندھی جانے والی بیلٹ اسے ا تارنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

پہلا قو:

اسے نہیں اتارا جائیگا، مالکی حضرات کا مسلك یہی ہے.

خطاب کہتے ہیں کہ:

ابن القاسم کا کہنا ہے .... اور جس پر کوئی کپڑا ہو یا فرو، یا موزا یا ٹوپی، تو اس میں کوئی چیز بھی نہیں اتاری جائیگی.

مطرف کہتے ہیں: اور نہ ہی اس کی انگوٹھی اتاری جائیگی، لیکن اگر اس کا نگینہ قیمتی ہو تو پھر اتاری جا سکتی ہے، اور نہ ہی اس کی بیلٹ لیکن اگر اس کے لیے وہ خطرے کا باعث ہو، یعنی قیمتی ہو " انتہی.

دیکھیں: مواہب الجلیل (2 / 294).

اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شھداء احد کے متعلق اس فرمان سے استدلال کیا ہے کہ:

" انہیں ان کے کپڑوں سے ہی ڈھانپ دو "

اور یہ سب کپڑوں کو عام ہے.

دوسرا قول:

انہیں اتار لیا جائیگا، احناف، شافعیہ، اور حنابلہ مسلك یہی ہے.

انہوں نے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 - ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شھداء احد کے متعلق حکم دیا کہ ان سے لوہا اور چمڑا اتار لیا جائے، اور انہیں ان کے خون اور کپڑوں میں ہی دفن کیا جائے "

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

2 - علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کی جاتا ہے کہ انہوں نے کہا:

" شہید کی فرو اور موزا اور ٹوپی اتار لی جائیگی "

علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار (4 / 50) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

اور الکاسائی کا کہنا ہے:

اور یہ اس لیے کہ جو ترک کیا جاتا ہے وہ اس لیے تا کہ وہ کفن بن سکے، اور کفن وہ چیز بنتی ہے جو ستر چھپانے کے لیے پہنی جائے، اور یہ اشیاء یا تو خوبصورتی اور زینت کے لیے پہنی جاتی ہیں، یا پھر سردی روکنے کے لیے، یا اسلحہ کی تکلیف دور کرنے کے لیے، اور میت کو اس کی کوئی ضرورت نہیں، تو اس طرح یہ اشیاء کفن نہیں بن سکتیں، اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: " انہیں ان کے کپڑوں سے ڈھانپ دو " کی مراد واضح ہوئی کہ وہ کپڑے جن سے کفن دیا جاتا اور ستر چھپانے کے لیے پہنے جاتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: بدائع الصنائع (2 / 368 - 369)، اور دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 229) اور المغنی (3 / 471).

واللہ اعلم .